اِمدادُ المُشتاق

الیٰ

اشرف الاخلاق

تصنیف و تالیف

...الامت حضرت مولینا اشرف علی صاحب تھانویؒ

...ت حاجی شاہ محمد امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ

اسلامی کتب خانہ

امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق

ہماری دیگر مطبوعات

اسلامی کتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اردو بازار، لاہور

Ph: 7223506-7230718

اِمدادُ المُشتاق

الیٰ

اشرف الاخلاق

تصنیف و تالیف

حکیم الامت حضرت مولینا اشرف علی صاحب تھانوی

تذکرہ

حضرت الحاج شاہ محمد امداد اللہ صاحب مہاجر مکی

اسلامی کتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور

فون: 7223506-7230718

کمپوزنگ کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... امدادالمشتاق
تصنیف وتالیف .... مولانا اشرف علی تھانویؒ
ناشر .... اسلامی کتب خانہ
طابع .... شکیل ممتاز
مطبع .... لعل سٹار پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ .... فراز کمپوزنگ سنٹر لاہور

فہرست مضامین امدادالمشتاق

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
تمہید	4	کتاب الاخلاق	172
حالات تاریخی	7	کتاب المتفرقات	173
استفادہ علماء وقبول مشائخ تحرمان ہجرت	21	مکتوبات شریفہ	174
مقامات ہجرت	30	شان مشیخت	175
ہجرت کی معظمہ و نکاح	34	کرامات	179
ملفوظات مکتوبات	37	واقعات بروایت منشی محمد عمر صاحب	184
مقالات شریفہ (حصہ اول) از مولانا عبدالغنی صاحب بہاری	38	واقعات حج ثانی	187
مقالات شریفہ (حصہ دوم)	43	کشف و تصوف	190
ملفوظ نوشتہ مولانا اشرف علی صاحب	102	اہتمام شریعت	193
مقالات شریفہ (حصہ سوم) از مولانا احمد حسن صاحب	113	اخلاق و احوال	184
علوم امدادیہ	161	شہادت بصرین برکمال	199
کتاب العلم	162	صورت و سیرت	210
کتاب العبادات	170	ذکر بعضے خلفاء اعلیٰ حضرت قدس	211
		خاتمہ مختصر مع حالات وفات	213

نور اللہ قلبہ بنور العرفان عرض رسا ہے کہ میں نے ثقات سے سنا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی شخص ایسا نہ تھا۔ کہ آپ کے سامنے سے گزر کرتا اور متاثر نہ ہوتا اور اس پر رعب نہ ہوتا پھر توجہ و التفات کی حالت کا کیا ذکر اور اسی حالت ذوق وشوق میں ۱۲۶۰ ایک ہزار دوسو ساٹھ ہجری قدسی میں سید کائنات اشرف مخلوقات ﷺ کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں کہ تم ہمارے پاس آؤ یہ خواب دیکھ کر خواہش زیارت مدینہ طیبہ دل عشق منزل میں متمکن ہوئی یہاں تک کہ بلا فکر زاد و راحلہ کے آپ نے عزم مدینہ منورہ کر دیا۔ اور چل کھڑے ہوئے جب ایک گاؤں میں پہنچے۔ آپ کے بھائیوں نے کچھ زاد و راحلہ روانہ کیا۔ حضور نے اس کو بخوشی خاطر قبول کیا اور روانہ ہوئے یہاں تک کہ پنجم ذی الحجہ ۱۲۶۱ بارہ سو اکسٹھ ہجری کو بمقام بندر لیس کہ متصل بندر جدہ کے ہے جہاز سے اترے اور براہ راست عرفات کو تشریف لے گئے اور جملہ ارکان حج بجالائے اور مکہ معظمہ میں حضرت مشہور فی الآفاق مولانا محمد اسحاق محدث حنفی دہلوی ثم المکی قدس سرہٗ و حضرت عارف باللہ شاہ قدرت اللہ حنفی بناری ثم المکی سے کہ کرامات و خرق عادات میں مشہور تھے فیض و فوائد حاصل کئے اور حضرت مولانا شاہ محمد اسحاقؒ نے چند وصایا فرمائے۔ از انجملہ یہ کہ اپنے کو کمترین مخلوقات سمجھنا چاہیے اور یہ کہ تا امکان خود قوت حرام و مشتبہ سے پرہیز واجب جانے کیونکہ لقمہ مشتبہ و حرام سے برابر نقصان ہے اور مراقبہ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی تعلیم فرمایا کہ ملاحظہ معنے صورت رویت حق تعالیٰ خود کو ملاحظہ کرے اور اس پر مواظبت رکھے تا کہ وجدان صورت ملکہ کا ہووے۔ اور دوسری باتیں تعلیم فرمائیں اور اپنے خاندان کے معمولات کی اجازت دی اور فرمایا کہ فی الحال بعد زیارت مدینہ طیبہ تمہارا ہند کا جانا قرین مصلحت ہے پھر انشاء اللہ تعالیٰ تمام تعلقات منقطع کر کے اور یہ ہمت تمام یہاں آؤ گے۔ البتہ چندے صبر ضروری ہے۔ اس وقت مدینہ منورہ کا راستہ مامون تھا۔ اور کوئی شورش بدویوں وغیرہ کی نہ تھی۔ اور آپ کے دل شوق منزل کو سخت اضطراب وقلق مدینہ طیبہ کی حاضری کا تھا کہ علت غائی

اس سفر کی بھی تھی۔ خیال تھا کہ اگر وہاں جانا نہ ہوا تو گویا تمام محنت مفت رائگان ہوئی۔ بالآخر آپ نے یہ انتشار بحضور جناب سید قدرت اللہ وسابق الذکر عرض کیا حضرت سید صاحب نے تسکین فرمائی اور چند بدوی مریدان خود کو آپ کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ بحفاظت تمام ان کو مدینہ طیبہ لے جاؤ اور ان کے قلب کو کوئی رنج نہ پہنچنے پائے کیونکہ ان کے ملال سے تمہاری عاقبت کی خرابی متصور ہے مولانا فرماتے ہیں۔

ہیچ قومے را خدا رسوانہ کرد ۔۔۔ تا دل صاحبدلے نامد بدرد

بالجملہ آپ مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے اور دل میں خیال آیا کہ اگر کوئی عامل کامل و عارف واصل بلا میری طلب کے اجازت پڑھنے درود تنجینا کی دیتا تو بہت اچھا ہوتا بارے بفضلہٖ تعالیٰ اس جوار پاک شاہ لولاک میں پہنچے اور شرف جواب صلوٰۃ وسلام حضرت خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوئے اور عارف خدا حضرت شاہ غلام مرتضیٰ جھنجھانوی ثم المدنی سے ملاقات فرمائی اور اپنے شوق دلی کا نسبت قیام مدینہ منورہ کے اظہار فرمایا حضرت شاہ صاحب ممدوح نے فرمایا کہ ابھی جاؤ چندے صبر کرو پھر انشاء اللہ یہاں بہت جلد آؤ گے اور صاحب جذب و احسان حضرت مولانا شاہ گل محمد خان صاحبؒ سے کہ متوطن قدیم رامپور تھے اور عرصہ تیس سال سے مجاور روضہ شریف تھے ملاقات کی اور ان کی خدمت سے بہت فوائد حاصل کئے اور حضرت خانصاحب موصوف نے بلا ذکر و طلب اجازت درود تنجینا کی دی۔ کہ ہر روز اگر ممکن ہو ایک ہزار بار ورنہ تین سو ساٹھ بار پڑھا کرو اور اگر اس قدر میں بھی وقت نہ ہو تو اکتالیس بار تو ضرور پڑھا کرو اور ہرگز ناغہ نہ ہونے پائے کہ اس میں بہت سے فوائد ہیں راقم (مؤلف) کہتا ہے کہ حضرت نے کمال خادم نوازی سے مجھ کو اس درود شریف و دیگر فوائد کی اجازت عطا فرمائی اور فقیر نے اس کو اپنا معمول کر لیا ہے اور بہت کچھ فوائد پاتا ہے اور درمیان روضہ شریف و منبر کریمہ کہ روضہ من ریاض الجنۃ اس کی شان ہے مراقبہ فرمایا معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ قبر مقدس خود سے بصورت حضرت

میانجیو صاحب قدس سرہ نکلے اور عمامہ لیا ہوا اور وتر اپنے دست مبارک میں لیے ہوئے تھے میرے سر پر غایت شفقت سے رکھ دیا اور کچھ نہ فرمایا اور واپس تشریف لے گئے۔ راقم مسکین کہتا ہے کہ یہ عبارت ہے اجازت مطلقہ آنجناب رسالت مآب ﷺ سے اور بعید ہ وتر ہونا عمامہ کا اشارہ ہے طرف سلوک بعد جذب وتمکین بعد تلوین وبقا بعد فنا کے ونیز مجموعہ اشارہ اجازت واپسی وطن کا ہے۔ پس جبکہ یہ اشارہ ہو چکا تو آپ وہاں سے روانہ ہوئے اور بفضلہ تعالیٰ بعافیت تمام مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا میں داخل ہوئے اور چند دن معظمہ میں رہ کر وطن کو روانہ ہوئے اور چند دن میں اللہ کی مدد سے وطن میں آ پہنچے۔ اور دیدۂ منتظران کو تر وتازگی بخشی (شمائم امدادیہ ص ۱۱)

فائدہ اور اس سے اوپر کے حال میں حرب البحر کی جس اجازت کا ذکر ہے اس کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسی سفر کا واقعہ ہے چنانچہ وہ عبارت خاص حضرت کی لکھی ہوئی یہ ہے اجازت ایں حزب البحر از زین العابدین بن محمد از اولاد حضرت خواجہ ابوالحسن شاذلی" بتاریخ ہفدہم ربیع الثانی ۱۲۶۰ روز یکشنبہ بمقام مکہ رسیدہ گرفتہ شدہ است اور معلوم ہوتا ہے کہ پھر مکہ سے بندر لیس پنجم ذی الحجہ ۱۲۶۱ھ کو اترے جس کا ذکر اس حال میں ہے واللہ اعلم اور یہ امر قابل غور ہے کہ ان دو مدتوں کے درمیان ڈیڑھ برس ہوتا ہے۔ تو ڈیڑھ برس کہاں قیام رہا شاید یہ پنجم ذالحجہ بھی ۱۲۶۰ھ ہی کا ہو تو اس صورت میں دوسرا سوال ہوگا کہ آگے نفحہ سوم شمائم میں معاودت ۱۲۶۲ھ میں لکھی ہے شاید وہ ۱۲۶۱ھ ہو اور ظاہرا اس تعارض میں حضرت کی تحریر کو ترجیح ہوگی اور تعارض کو سہو ناقل پر محمول کیا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

حال نمبر۵: اعلیٰ حضرت فاروقی نسب حنفی المذہب حقیقت آگاہ معرفت دستگاہ حافظ سید السادات العظام افتخار المشائخ الاعلام مرکز الخواص والعوام منبع البرکات القدسیہ مظہر الفیوضات المرضیہ معدن المعارف الالٰہیہ مخزن الحقائق مجمع الدقائق سراج اقرانہ قدوۃ اہل زمانہ سلطان العارفین ملک التارکین غوث الکاملین غیاث

الطالبین سلاسل اربعہ میں مشائخ اعلام سے بیعت چمنستان حب الٰہی کے پھول گو ظاہری علم شریعت میں علامہ دوران اور مشہور زمان مولوی نہ تھے مگر علم لدنی کے جامہ شمامہ سے اراستہ اور نور عرفان وایقان کے زیورات سے سرتاپا پیراستہ شیخ وقت قصبہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر کو محیط انوار وبرکات اور مطرح فیوض وتجلیات بنائے ہوئے تھے۔

خلقہ یہ ضعیف ونحیف خفیف اللحم اسپر مجاہدات وریاضات اور تقلیل طعام ومنام اور سب سے بڑھ کر عشق حسن ازلی جو استخوان تک کو گھلا دیتا ہے جس کے باعث آخر میں کروٹ تک بدلنا دشوار تھا۔ آپ کا دل عشق منزل ہر وقت نشہ لقاء میں سرشار تھا۔

ایام غدر میں تہمہ فساد والزام بغاوت کے زمانہ میں مکہ معظمہ ہجرت فرمائے ہوئے اور کل چوراسی سال تین مہینہ بیس روز گوشہائے عالم ودنیا کو منور فرما کر بارہ یا تیرہ جمادی الاخرٰی ۱۳۱۷ھ بروز چارشنبہ بوقت اذان صبح اپنے محبوب حقیقی سے واصل ہوئے اور جنت المعلےٰ (مقبرہ مکہ معظمہ) میں مولوی رحمت اللہ کی قبر کے متصل مدفون ہوئے

اثاب اللّٰہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

اعلیٰ حضرت گھر سے خوشحال اور موروثی جائیداد کا معقول حصہ پائے ہوئے تھے۔ جو بظاہر الحال گذران معیشت کے لیے کافی ووافی سامان تھا۔ مگر آپ کا قلب سلیم چونکہ بالطبع زہد وتوکل کا شیدا تھا اس لیے آپ نے اپنی ساری جائیداد وسکنی وزرعی اپنے بھائی کے نام منتقل کر دی اور مسجد کے حجرہ کو مسکن بنایا تھا۔ اعلیٰ حضرت زاویہ خمول کی زیست اور گمنامی کے ساتھ ایام گزاری کی جانب بہت راغب تھے اس لیے ہمیشہ اپنے کوچہ پایا اور علیحدگی ویکسوئی کو اخفاء وکتمان حال کا سبب بنایا۔ مگر بقول۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

اپنے چھپائے کب چھپ سکتے تھے۔ خدائی مخلوق نے جبہ سائی کو فخر سمجھا۔ اور جیسا کہ دین کا اپنے زمانہ ولادت سے حال رہا ہے۔ غربا ومساکین اور عوام الناس طالب دین نیک بندوں کی آمد شروع ہوئی مجبوراً امتثالاً للامر آپ طالبین کو بیعت